

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے کسی گم نام شخص کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے، جسے میں نے اپنے اس خط کے ساتھ منسلک کر دیا ہے اور جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس خط کے شروع میں کتاب اللہ کی چار آیات لکھی ہوئی ہیں اور اس کے بعد اس خط کے ارسال کرنے والے نے اس شخص کے لیے بہت سے فوائد لکھے ہیں، جو ان آیات کو طبع کر کے چار دن کے اندر اندر بہت سے لوگوں تک پہنچانے اور اس سلسلہ میں اس نے بہت سی مثالیں بھی بیان کی ہیں کہ جن لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا تو انہیں کیا کیا فوائد اور خیر و برکات حاصل ہوئے اور جن لوگوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی تو انہیں کیا کیا نقصانات اٹھانا پڑے!

جناب! مجھے معلوم ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت اور تمام حالات میں اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے لیکن مجھے تردد اس طریقہ کے بارے میں ہے جسے اس خط کے ارسال کرنے والے نے بیان کیا ہے کہ اگر اسے تقسیم کیا جائے تو اس خیر عظیم حاصل ہوگی اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو بہت بڑے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا مجھے معلوم ہے کہ خیر و شر صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور انسان کو صرف وہی حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ رکھا ہو۔ مجھے یاد ہے کہ کئی سال پہلے بھی کچھ لوگ نے اس طرح کے ایک رسالہ کو مشہور کیا تھا اور لکھا تھا کہ یہ مسجد نبوی کے ایک دربان شیخ احمد کی طرف سے ہے اور آپ نے اخبارات و رسائل میں اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اس کے بارے میں شرعی حکم واضح فرمایا تھا، اسی لیے یہ خط بھی آپ ہی کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں، امید ہے کہ آپ اس کے بارے میں راہنمائی فرما کر شکر یہ کا موقع بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی کچھ آیات کی قراءت یا تلاوت پر اجر و ثواب یا ایسا نہ کرنے کی وجہ سے جلد یا بدیر عذاب کا تعین ان امور میں سے ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی کے ساتھ ہے کیونکہ یہ ان غیبی اسرار میں سے ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے، لہذا اس کے بارے میں گفتگو کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو وحی کے ذریعہ مطلع فرمادیا ہو اور سوال میں مذکور آیات کے بارے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بطور خاص ان آیات کے لکھنے، انہیں دوسروں کی طرف لکھ کر ارسال کرنے اور لوگوں میں انہیں پھیلانے کی وجہ سے آخرت میں یہ اجر و ثواب ملے گا اور میں وہ حفاظت میں رہے گا اسے دولت ملے گی یا اس کے آسان ہو جائیں یا اس کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اسی طرح کتاب و سنت کی کسی دلیل سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہے کہ ایسا نہ کرنے والے کو کوئی حادثہ پیش آئے گا یا وہ کسی آفت و مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا، لہذا جو شخص ان آیات کو لکھ کر ایک مدت مقررہ کے اندر اندر ارسال کرنے کی وجہ سے کسی متعین جزا کی بات کرتا ہے تو وہ یہ بات محض اٹکل سے کرتا ہے اور وہ بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات منسوب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس سے منع فرمادیا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عِنْدَ رَبِّكَ ... سورة الاسراء ۳۶

”اور (اے بندے!) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جو ارجح) سے ضرور باز پرس ہوگی۔“

اور فرمایا:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ ۖ وَالْإِغْمَ وَالْبَغْيَ ۖ وَتَنَزَّاعًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ۚ وَأَنْ تَشْرَوْا بِاللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ... سورة الاحراء ۳۳

”کہہ دیجیے کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل ہی نہیں کی اور اس کو بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتوں کو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔“

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بغضت کی دعوت دینا اور اس پر ثواب و عذاب کا تعین کرنا ایک منکر کام ہے، جس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں سزا کا مستحق ہوگا، نیز دنیا میں حکمران بھی اسے سزا دے سکتے ہیں کیونکہ وہ دین میں ایک ایسی چیز پیدا کر رہا ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں پایا کہ اسے اور دوسروں کو اس طرح کی باتوں سے روکا جاسکے۔

حداد محمدی واللہ اعلم بالصواب

